## مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ احسان۔ آج ساڑھے سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج بھی حضور بعد نماز مغرب خدام میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ اور یہ خوشخبری سنائی کہ سسلی میں دو نوجوان احمدی ہو گئے ہیں الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے آرام ہے۔ الحمد للہ



جلد ۳۴ | یکم ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | یکم شعبان ۱۳۶۵ھ | یکم جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۵۲

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

## ایک تازہ رؤیا

فرمودہ ۷ رجون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ:۔ شیخ خورشید احمد صاحب)

فرمایا۔ آج میں ایک رؤیا سنانا چاہتا ہوں۔ جو چند دن ہوئے میں نے دیکھی تھی۔ اور کسی اہم معاملہ کے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ عجیب اتفاق ہے۔ تین دن میں اسے سنانے کا ارادہ کرتا رہا۔ مگر پھر بھول جاتا رہا۔ اس کا تعلق مصلح موعود والی رؤیا سے معلوم ہوتا ہے۔ اس رؤیا میں میں نے یہ بیان کیا تھا کہ جب میں بھاگا ہوں۔ تو میں ایسی جگہ گیا ہوں۔ جس کی طرف اٹلی ہونے کا ذہن میں خیال آتا ہے۔ یہ "الفضل" میں چھپا نہیں لکھنے والے سے رہ گیا ہے۔

اس رؤیا میں بھی اٹلی جانے کا ذکر ہے۔ میں نے گزشتہ پیر کی رات کو دیکھا کہ میں جیسے اٹلی میں ہوں یا اٹلی سے واپس آرہا ہوں۔ اور روم گیا ہوں۔ وہاں جماعت کا کوئی آدمی قید میں ہے۔ مگر وہ ایسا قیدی نہیں ہے جیسے عام قیدی ہوتے ہیں۔ بلکہ جس طرح رؤسا اور شہزادے نظر بند کر دیئے جاتے ہیں اسی طرح وہ نظر بند معلوم ہوتا ہے۔ گویا وہ بہت معزز آدمی ہے۔ اور اسے قید کی بجائے نظر بند کیا گیا ہے میں وہاں اس لئے گیا ہوں تاکہ حالات معلوم کروں۔ کہ کیوں اسے قید کیا گیا ہے۔ کوئی اور بھی میرے ساتھ ہے خیال ہے کہ وہ شمس صاحب ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں ہماری ایسی عظمت ان لوگوں کے دل میں ہے۔ کہ وہ اس قیدی سے ملنے میں کوئی روک میرے راستہ میں نہیں ڈالنا چاہتے۔ چنانچہ میں اس احمدی قیدی سے ملا ہوں اور اس سے بہت سے حالات معلوم کئے ہیں۔ اس نے کئی باتیں بتائی ہیں۔ ساری تو میں بھول گیا ہوں۔ مگر کچھ یاد ہیں۔ میں نے اس سے یہ بھی پوچھا ہے۔ کہ حکومت آپ سے کیا باتیں معلوم کرنا چاہتی ہے۔ اسے ملنے کے بعد اٹلی کی حکومت کے معزز عہدیدار اور وزراء بھی مجھے ملے ہیں وہاں مجھے پوپ بھی ملا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کرید کرید کر گول مول سوالات کر کے مجھ سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس قیدی نے مجھے کیا راز بتائے ہیں۔ پوپ مجھ سے اس بارے میں پوچھتا ہے۔ مگر گول مول سوال کرتا ہے۔ تاکہ یہ معلوم نہ ہو۔ کہ وہ کس قسم کی باتیں پوچھنا چاہتا ہے۔ میں نے بھی ایسے ہی گول مول جواب دے دیئے ہیں۔ اور واضح طور پر اسے نہیں بتایا کہ قیدی نے مجھ سے کیا باتیں کی ہیں۔ اس کے بعد میں وہاں سے آگیا ہوں۔ کہہ نہیں سکتا۔ کہ اٹلی میں سے ہی آگیا ہوں یا روم سے بہرحال ایک میدان میں کھڑا ہوں جو چار پانچ فٹ اونچا ہے۔ اس کے سامنے ایک گلی ہے۔ اتنے میں کوئی شخص آکر کہتا ہے۔ کہ ایک آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ یہ سنکر میں میدان کے سرے پر آگیا۔ دیکھا تو شیخ مولا بخش صاحب لائلپوری معلوم ہوتے ہیں جو غیر مبایع ہیں۔ ان کے ساتھ ایک دوسرا شخص ہے گورا رنگ جوان آدمی ۳۰۔ ۳۵ سال کی عمر کا معلوم ہوتا ہے۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے۔ اور اس نے ڈنر سوٹ پہنا ہوا ہے۔ اس کا رنگ انگریزوں جیسا سفید تو نہیں۔ لیکن ایسا ضرور ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں عام طور پر کھلے رنگ کے لوگ ہوتے ہیں۔ شیخ مولا بخش صاحب کہتے ہیں۔ یہ میرے والد صاحب ہیں۔ جو آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ عجیب بات ہے۔ کہ شیخ صاحب اس وقت اپنی موجودہ عمر کے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ صاحب جنکو والد کہتے ہیں ان سے جوان ہیں۔

یہ کہہ کر شیخ مولا بخش صاحب خود پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ میں نے کہا آپ دونوں آجائیں۔ میں انکو لے کر ایک کمرہ کیطرف گیا۔ جو میدان کے کنارہ کے پاس ہی بنا ہوا ہے۔ اس کمرہ میں ایک کوچ ایک کھڑکی کے ساتھ جو فرنچ ونڈو کی طرز کی ہے۔ یعنی جس کا عرض اس کے اونچائی کے برابر یا اس سے چھوٹا ہے۔ اس کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ بنی ہوئی ہے۔ وہ اس پر بیٹھنے لگے۔ مگر میں نے ان سے کہا کہ آپ کوچ پر بیٹھ جائیں۔ وہاں انہیں بٹھا کر میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور شیخ صاحب کے والد مرحوم سے جو مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں۔ پوچھا کہ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

انہوں نے کہا۔ آپ روم جو گئے تھے تو کیا اس قیدی سے بھی ملے تھے؟ میں نے کہا ہاں ملا تھا انہوں نے کہا کہ ہمارے متعلق بھی اس نے کوئی راز آپ کو بتایا۔ میں نے کہا ہاں بتایا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا۔ کہ آپ کی ایک چیز روم میں رہ گئی تھی۔ وہ اس نے آپ کو تلاش کر کے دیدی تھی۔ خواب میں وہ چیز بھی معلوم تھی مگر جاگنے پر یاد نہیں رہی۔ اس وقت میں خیال کرتا ہوں کہ گو وہ قیدی مبائع تھا مگر اس نے یہ خیال کر کے کہ ان لوگوں کو نقصان پہنچا تو پرکھی اثر انداز ہوگا غیر مبائعین کی بھی مدد کر دی یہ خبر بتا کر میں نے ان سے کہا کہ اول امراء تحدث فیہ جماعۃ الاحمدیہ المبایعون وغیر المبایعین یعنی یہ پہلا امر ہے جس میں جماعت احمدیہ کسی معاملہ میں متحد ہوئی ہے۔ خواہ مبائعین سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں یا غیر مبائعین سے۔

## تعبیر

غیر مبائعین کی ہمارے ساتھ مخالفت ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے کہ بیرونجات کی تبلیغ کے سلسلے میں کبھی کوئی ایسا موقع آجائے۔ جبکہ ہمارے مبلغ ان کے کسی مبلغ کو بچانے اور اس کی مدد کرنے کا موجب بن جائیں۔ تا کہ اس فتنہ کی وجہ سے اسلام کو نقصان نہ پہنچے نیز اس الہام کی عبارت سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتفاقی اتحاد ہے۔ جبکہ ان کا نقصان ہمارا نقصان سمجھا جائے۔ ورنہ کسی باقاعدہ اتحاد کی طرف اشارہ نہیں اگر مستقل اتحاد کی طرف اشارہ ہوتا۔ تو [illegible] الفاظ ہوتے۔ اتحدت کے الفاظ بتاتے ہیں کہ [illegible] اور عارضی وجوہ سے ہوا ہے۔ میں اس خواب سے سمجھتا ہوں کہ اٹلی میں خدا تعالیٰ نے احمدیت کی کامیابی کا ضرور ایسا راستہ کھول دیگا۔ کہ وہاں احمدیت کو خاص اہمیت اور ترقی جلد حاصل ہوگی۔ اور وہ ترقی حکومت کی نظر میں اتنی اہم ہوگی کہ سمجھا جائیگا۔ کہ اب ان کو آزاد رکھنا مضر ہے۔ اور ان کے بڑے آدمیوں کو نظر بند کئے بغیر چارہ نہیں پھر پوپ وغیرہ جو ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اٹلی میں بعض ایسے لوگ احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔ جو ان کے خاندانوں میں سے ہوں گے۔ اور جن کے احمدی ہونے سے وہ گھبرا جائیں گے۔

---

# امریکہ میں امتناعِ مسکرات میں ناکامی

## اسلامی تعلیم کی فوقیت

(الفضل کے خاص نامہ نگار مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مقیم شکاگو کے قلم سے)

**(۱)**

اکثر احباب جانتے ہیں کہ امریکہ میں سات سال تک شراب سازی اور شراب کی درآمد قانوناً ممنوع رہی ہے۔ لیکن اس عرصہ میں یہ قانون اس قدر ناکام ثابت ہوا۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ شراب کا استعمال پہلے سے بھی بڑھ گیا۔ جرائم میں اضافہ ہو گیا۔ چوری چھپے مختلف وسائل سے شراب منگوائی اور استعمال کی جاتی رہی۔ حتیٰ کہ جب حکومت نے دیکھا کہ وہ اس معاملے میں بالکل بے بس ہے۔ تو مجبوراً سات سالہ تلخ تجربے کے بعد یہ قانون منسوخ کر دیا۔ لیکن شاید بعض احباب کو یہ علم نہ ہو کہ اب بھی امریکہ کی اڑتالیس ریاستوں میں سے تین ریاستوں میں شراب قانوناً منع ہے۔ اس لئے ان ریاستوں کے حالات کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا کیونکہ ہم اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ دلوں پر اثر کرنے والے قانون اور جسم پر حکومت کرنے والے قانون کے عملی نتائج میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔

**(۲)**

امریکہ میں ریاستہائے مسسپی۔ اوکلاہوما اور کینساس میں شراب بنانا اور شراب کا داخلہ قانوناً اب بھی ناجائز ہے۔ لیکن اصل حالات کیا ہیں؟ اس کے لئے بعض اخبارات کے اقتباسات ملاحظہ فرمایئے:۔

اخبار میامی فلوریڈا ہیرلڈ کا سٹیٹ ایڈیٹر مسٹر جارج بیب لکھتا ہے:۔

"میں ان خشک ریاستوں کے دو اضلاع کا دورہ کر کے آیا ہوں۔ اور میں نے انہیں نہایت غیر تسلی بخش طور پر شراب آلود پایا ہے۔"

اور بعض لوگ [illegible] خاص طور پر یہی کاروبار کرتے ہیں۔ کہ وہ غیر قانونی ذرائع سے ریاست میں لوگوں کو شراب مہیا کر کے دیں۔ جہاں ایک طرف اخبار ٹیلیگراف۔ میکن جارجیہ نے ان کی آمدنیوں کے اندازے اپنے ۲۸ر نومبر ۱۹۴۵ء کے شیوع میں دیئے ہیں۔ وہاں دوسری طرف اخبار کانسٹی ٹیوشن اٹلانٹا جارجیا لکھتا ہے:۔

"غیر قانونی طور پر شراب مہیا کرنے کا کاروبار کرنے والوں کو ہائی اسکولوں کے طلباء شہر کی حدود پر ملتے ہیں۔ اور وہ ان کو ضرورت مند گاہکوں کے پتوں پر پہنچاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک ایک ڈیلیوری پر یہ نوجوان پندرہ ڈالر تک کما لیتے ہیں"

اخبار انکوائرر کولمبس جارجیا لکھتا ہے:۔

"بہت سے لوگ جنہوں نے ایام جنگ میں بڑھیوں اور لوہاروں کے لئے آلات بنانے کا کام شروع کیا تھا۔ اب اس کام کو چھوڑ کر جنگ کے ختم ہونے پر پھر اپنے پہلے دلچسپ کام یعنی "آلات شراب سازی" کے بنانے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔"

**(۳)**

ان مختصر اقتباسات سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جو قانون محض جسم پر حکومت کرتا ہے۔ وہ کہاں تک کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس کے بالمقابل ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کا مدینہ طیبہ کا نظارہ جہاں ہر مومن کے لئے ایمان افزاء اور روح پرور ہے۔ وہاں ہر دیانتدار محقق کے لئے حیرت انگیز۔ جبکہ سرور دو عالم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک اشارہ نے انسانی طبائع میں انقلاب پیدا کر دیا۔ کہ وہ قوم جو صدیوں سے شراب میں مبتلا تھی۔ حیرت ناک طور پر قلیل عرصہ میں اس لعنت سے آزاد ہو گئی۔ وہ کام جو دنیوی حکومتیں اپنی تمام قانونی طاقتوں کے باوجود ایک لمبے عرصہ میں بھی سرانجام نہیں دے سکتیں۔ ایک روحانی قانون آن واحد میں کر سکتا ہے۔ یہ تجربہ دنیا کو یہ واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ اس کی مشکلات اس کے مصائب اور اس کی الجھنوں کا علاج دنیاوی حکومتوں کے پاس نہیں بلکہ الٰہی اور سماوی قانون میں ہے۔ جس کی مکمل ترین اور بے نقص شکل صرف اسلام میں ملتی ہے۔

---

## "الفضل" کے لئے ایڈیٹر کی ضرورت

ادارہ الفضل کے لئے ایک ایسے محنتی مخلص گریجوایٹ کی ضرورت ہے جسے جرنلزم کی تعلیم دلوا کر بطور ایڈیٹر الفضل لگایا جا سکے۔ زمانہ ٹریننگ میں اخراجات نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے دیئے جائیں گے۔ اور بعد ٹریننگ معقول تنخواہ دی جاویگی۔ اخباری دنیا سے دلچسپی رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع نقول اسناد تعلیمی قابلیت و تجربہ باد لچسپی مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں:۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

## امریکہ جانے والے ایک مجاہد کا پروگرام

### احباب جماعت دعاؤں کے ساتھ الوداع کریں

مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ واقف زندگی اعلیٰ تعلیم کے لئے ۳ر جولائی ۱۹۴۶ء کو صبح کی گاڑی سے قادیان سے امریکہ کے لئے روانہ ہونگے۔ ان کا پروگرام حسب ذیل ہوگا:۔ ۳ر جولائی قادیان سے روانگی برائے لاہور صبح چھ بجے۔

۴ر جولائی۔ لاہور سے روانگی برائے دہلی بذریعہ پنجاب میل ۸ بجے شام۔

۶ر جولائی۔ دہلی سے روانگی برائے کلکتہ بذریعہ دہلی کالکا کلکتہ میل ۸ بجے صبح۔

۷ر جولائی کلکتہ ۱۰ بجے صبح پہنچیں گے۔ تمام احباب جماعت اپنے مجاہد بھائی کو اپنے اپنے ریلوے سٹیشنوں پر الوداع کہنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

# سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

## ۲۸ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش مطابق ۲۸ جون ۱۹۴۶ء

## قادیان کی ترقی اور حفظان صحت کے متعلق اہم تجاویز

آج کی مجلس میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد قادیان کی آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہونے والی ترقی اور وسعت کا مختصراً ذکر کرتے ہوئے فرمایا قادیان کی یہ تمام ترقی اس الہام کے نتیجہ میں ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان کے متعلق ہوا۔ ورنہ کسی بستی کے ترقی کرنے اور بڑھنے کی جتنی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی قادیان کو حاصل نہ تھی۔ اور جس رنگ میں ترقی ہو رہی ہے۔ اس سے نظر آتا ہے کہ قادیان جلد جلد بڑھتا جائیگا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوے کیا۔ اس وقت یہاں کی آبادی ۱۴ سو کے قریب تھی۔ مگر اب ۱۸ ہزار ہے۔ یہ ثبوت ہے، اس بات کا کہ قادیان کی ترقی احمدیت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پہلی آبادی جو غیر احمدیوں، سکھوں اور ہندوؤں پر مشتمل تھی وہ بڑھ نہیں رہی۔ بلکہ کم ہو رہی ہے۔ اب ان کی آبادی ہزار بارہ سو کے قریب ہے۔ گویا وہ پہلے کی نسبت کم ہو گئے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اکیلے تھے آپکی جسمانی اور روحانی ذریت ایک سے ۱۸ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ یہ بہت بڑا نشان ہے۔ مگر جس رفتار سے قادیان کی آبادی ترقی کر رہی ہے۔ اگر بعض ضروریات کے متعلق منظم کوشش نہ کی گئی۔ تو ترقی میں روک پڑ سکتی اور کئی قسم کی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس بارہ میں چند باتیں میں بیان کرنا چاہتا ہوں

ایک تو آبادی اس طرح بڑھ رہی ہے کہ جس طرح شہروں میں صفائی کا انتظام ہو سکتا ہے یہاں نہیں ہو سکتا سوائے محلہ دارالانوار کے صفائی کے متعلق کئی بار کوششیں کی گئیں۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ بہت بڑا کام ہے۔ یہاں سروے آئے۔ اور انہوں نے سروے کرنے کے بعد اندازہ بتایا کہ چار لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ مگر یہاں کی میونسپلٹی کی اتنی حیثیت نہیں ہے گورنمنٹ دو لاکھ روپے دینے کو تیار تھی۔ اگر میونسپلٹی دو لاکھ روپے خود خرچ کرے۔ اور یہ دو لاکھ بھی گورنمنٹ قرض دے دیتی مگر سود پر۔ اور سود پر ہم روپیہ لے نہیں سکتے۔ ادھر اگر موجودہ صورت جاری رہی۔ تو یہاں کے لوگوں کی صحت کو بڑا نقصان پہنچیگا۔ اب بھی ٹائیفائڈ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ آبادی کے آس پاس گندہ پانی کھڑا رہتا ہے۔ گلیاں ناصاف رہتی ہیں۔ گندے پانی کی نالیوں میں غلاظت بھری رہتی ہے۔ بے حد مچھر پیدا ہوتا ہے۔ اور جب صحت خراب ہو گی۔ تو ہمارے کارکن اتنا کام نہ کر سکیں گے۔ جتنا صحت کی حالت میں کر سکتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے تو میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ سل اور دق کے مریض زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس طرح جماعت کی کام کرنے کی طاقت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

دوسرا نقص یہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے زمینوں کی قیمتیں اتنی چڑھ گئی ہیں۔ کہ غرباء مکانوں کے لئے نہیں خرید سکتے۔ سکنی اراضیات کی قیمتیں اس طرح غیر معمولی طور پر چڑھی ہوئی ہیں کہ بڑے بڑے شہر بھی مات ہو گئے ہیں۔ بعض لوگوں نے جتھہ بندی کر کے قیمتیں چڑھا دی ہیں۔ اور اس طرح بناوٹی طور پر قیمتیں بڑھ جانے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ جو مالک اپنی زمینیں سستی بیچتے تھے۔ انہوں نے بھی ضد کی۔ ہم بھی اسی نرخ پر بیچیں گے۔ اس طرح غرباء کے لئے کوئی صورت نہیں رہی کہ مکان بنا سکیں اول تو وہ زمین ہی خرید نہیں سکتے۔ اور زمین خرید لیں تو مکان نہیں بنا سکتے۔ اور اگر کوئی مکان بنائے۔ تو وہ اتنا چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے کہ صحت افزا نہیں ہوتا۔

تیسرا نقصان یہ پہنچ رہا ہے کہ قادیان کے قریب ننگل، بھینی، کھارا۔ احمدیوں کے گاؤں ہیں۔ اور کچھ سکھوں کے گاؤں صلاح پور، بھنگواں وغیرہ ہیں۔ چونکہ آجکل زمینوں کی قیمتیں زیادہ ملتی ہیں۔ احمدی زمیندار اپنی زمینیں بیچتے جا رہے اور بیچ کر کھا رہے ہیں۔ اگر وہ یہاں اپنی زمین بیچ کر دوسری جگہ خرید لیتے۔ تو ان کی مالی حالت قائم رہتی۔ مگر اب تو ان کی زمینداریاں ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ اور خطرہ ہے کہ یہ زمیندار قومیں کچھ ہی عرصہ کے بعد مزدور پیشہ ہو کر رہ جائینگی۔ اور ان کے نقصان سے جماعت کو نقصان پہنچے گا۔

چوتھے یہ کہ قادیان کی ترقی کے لئے کوشش کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اور صحت کے لئے انتظام کرنا بھی۔ اور یہ اہتمام کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے کہ غرباء کے لئے بھی مکان بنانے کی گنجائش رہے۔ امراء تو کم ہی آتے ہیں۔ زیادہ تر ہجرت کر کے آنے والے غرباء ہوتے ہیں۔ اگر غرباء کو مکان بنانے کے لئے سستی زمین نہ ملی۔ تو لوگ آنے کم ہو جائیں گے اور ترقی کی رفتار کم ہو جائے گی۔ یوں تو چونکہ خدا تعالیٰ نے قادیان کی ترقی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس لئے ضرور بڑھے گی۔ لیکن اگر ہماری طرف سے کوئی روک پیدا ہو تو اسکی ذمہ واری ہم پر عائد ہو گی۔

ان سب باتوں کے متعلق سوچنے اور غور کرنے کے بعد کئی تجویزیں کی گئی ہیں۔ گو وہ ابھی مکمل نہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ ان کے متعلق اعلان کر دوں۔ تاکہ احباب کے ذہن میں رہے۔

ہاں ایک اور بات بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہاں کارخانے بننے لگ گئے ہیں۔ اور یہ ضروری ہے کہ کارخانے شہر سے باہر ہوں ان میں کام کرنے والے مزدور پیشہ لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں تنخواہیں زیادہ ملتی ہیں۔ پھر ان میں ہندو اور سکھ اور غیر احمدی عنصر بھی آ رہا ہے۔ ان پر ہم کنٹرول نہیں کر سکتے اور ان کے کیرکٹر کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ ان حالات میں کئی خرابیاں اس قسم کی پیدا ہو رہی ہیں۔ جن کا مجلس میں ذکر بھی مناسب نہیں ہے۔ ہمارے پاس رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ اس لئے ایک فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ کارخانے شہر سے باہر ہوں۔ اور اور سب ایک ہی جہت میں ہوں۔ آئندہ کے لئے ہم طے کر دینگے۔ کہ جو کارخانہ بنے اسی علاقہ میں بنے۔ اس طرح ان میں کام کرنے والوں کا طبقہ آبادی سے باہر چلا جائے گا۔ اور ہم کارخانہ والوں کو مجبور کرینگے کہ کام کرنے والوں کے لئے مکان بھی باہر ہی بنوائیں۔ تاکہ وہ وہیں رہیں۔ اور شہر سے الگ رہیں۔

دوسری بات صحت کے متعلق ہے۔ اس کیلئے ہم اتنی بڑی رقم نہیں خرچ کر سکتے۔ اس لئے یہی مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت کا امپروومنٹ ٹرسٹ قائم کر دیں۔ اور اسطرح روپیہ جمع کیا جائے جو آبادی کی بہتری کے لئے خرچ کیا جائے۔ اسکے لئے یہ تجویز ہے۔ کہ ہر زمین جس کا سودا قادیان میں ہو۔ اسکے خریدنے والا ۲ فیصدی اور بیچنے والا ۳ فیصدی قادیان کی ترقی کے لئے ادا کرے اور اسطرح ہر سودا پر پانچ فیصدی اس محکمہ میں داخل کرایا جائے۔ جو زمین کے سودوں کا اندراج کرے۔ اور جسکی منظوری کے بغیر کوئی سودا نہ ہو۔ اسطرح کوئی بڑا بار بھی نہ پڑیگا۔ اور چار پانچ سال میں کافی روپیہ جمع ہو جائیگا۔

تیسری تجویز یہ ہے کہ کسی کو کوئی ایسی زمین خریدنے کی اجازت نہ دی جائے۔ جو کمیٹی کے نقشہ میں نہ آ جائے۔ اب جو زمین بیچتے ہیں۔ وہ گلیوں اور سڑکوں کا انتظام نہیں کرتے۔ آئندہ جو زمین خرید کی جائے۔ اسکا نقشہ بنایا جائے گلیاں اور سڑکیں رکھی جائیں۔ پھر بیچنے کی اجازت دی جائے گی۔

۴۔ اس کمیٹی کا یہ بھی کام ہو گا۔ کہ سستی زمین خرید کر غرباء کو سستی بیچے اور کم از کم ۵ مرلہ کا ٹکڑا رکھے

۵۔ قریب کے گاؤں کے احمدی زمینداروں کی زمین بکوائیں۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنے ساتھ کے گاؤں سے ڈیوڑھی دگنی زمین خرید لینگے کمیٹی کا یہ فرض ہو گا۔ کہ جو زمینیں بیچیں انہیں نقصان نہ ہو۔ ہاں ناجائز طور پر قیمتیں نہ بڑھائیں

یہ تجاویز ہیں لیکن یہ اعلان میں آج سے ہی کر دیتا ہوں۔ کہ زمین کا کوئی سودا قادیان کے اندر ایسا نہ ہو۔ جس کا اندراج امور عامہ میں نہ ہو۔ اور آج سے جو سودا قادیان کی میونسپلٹی کے حدود کے اندر ہو۔ اسکا ۲ فیصدی خریدار اور ۳ فیصدی بیچنے والا داخل کرائے۔ اگر کوئی سودا اپنے طور پر ہو رہا ہو۔ تو امور عامہ اسے روک دے۔

اسکے بعد حضور نے فرمایا یہ بھی تجویز ہے کہ اب جو نئے محلے بنائے جائیں۔ ان میں سے ہر محلہ میں کچھ جگہ خالی چھوڑی جائے۔ جہاں باغ لگایا جائے بچے کھیل سکیں۔ لوگ بیٹھ سکیں۔ تاکہ انکی صحت ٹھیک رہے۔ اب تو یہاں تک مشکل ہے کہ محلوں میں

# جناب چودھری ابوالہاشم خانصاحب مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی

ہمارے اباجان خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب ۱۷ر جون بروز دوشنبہ ہم کو روتا دھوتا چھوڑ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

راضی ہیں ہم اسی پر جس میں تیری رضا ہو

حضرت والد صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نیز اپنی خداداد قابلیت۔ تقویٰ پرہیزگاری اور خوش خلقی کے باعث ہر دلعزیز تھے۔ انہی صفات کی وجہ سے اپنے آقا کے قرب میں خاص طور پر خاص میں جگہ پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آپ ناوڈر ضلع راجشاہی بنگال میں پیدا ہوئے۔ اور میٹرک تک تعلیم اپنے قصبہ میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۰۰ء میں ایم۔ اے کی ڈگری کلکتہ کے پریذیڈنسی کالج سے حاصل کی۔ اور پھر بی۔ ٹی کی ڈگری حاصل کی ۱۹۰۲ء میں آپ بحیثیت ایک ٹیچر گورنمنٹ سروس میں داخل ہوئے۔ اور ترقی کرتے کرتے ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز کے عہدے تک پہنچے۔ ایک عرصہ تک آپ نے ڈی۔ پی۔ آئی آف بنگال کی حیثیت سے بھی خدمات ادا کیں اور ۱۹۳۷ء میں اپنی سروس سے ریٹائر ہوئے۔ ڈھاکہ کے "ایجوکیشن ویک" کی بنیاد آپ کے ہاتھوں سے رکھی گئی۔ گورنمنٹ نے آپ کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے پہلے تو ۱۹۲۶ء میں "خان صاحب" کا خطاب دیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ء میں "خان بہادر" کا خطاب عطا کیا۔ آپ نے اپنی تمام سروس کا زمانہ نہایت دیانتداری سے گذارا۔

دسمبر ۱۹۱۴ء میں بذریعہ خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سابق مبلغ جرمنی و حال امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال قادیان آکر احمدیت قبول کی۔ اس کے بعد آپ میں ایک تغیر ہوا۔ اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ خدمتِ دین میں صرف کیا۔ جب آپ قادیان سے باہر رہتے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہر تحریک خاندان کے تمام افراد حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی جمع کر کے مفصل طور پر سمجھاتے۔ نیز ہر خطبہ جمعہ پڑھ کر سناتے۔ اپنے گھر کے آفس روم میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے فوٹو رکھے ہوئے تھے۔ جو کہ تبلیغ کا ایک اچھا خاصہ ذریعہ بن جاتے۔ آپ اپنے زیر اثر لوگوں کو ہمیشہ احمدیت کی تبلیغ کرتے رہتے۔ گھر کا کوئی ایسا ملازم نہیں۔ جو غیر احمدی ہوتے ہوئے ملازم ہوا ہو۔ اور آخر میں احمدیت قبول نہ کر لی ہو۔

دسمبر ۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہونے سے ایک سال قبل آپ تمام خاندان کو لیکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے دارالامان ہجرت کر آئے۔

پہلے پہل آپ اپنا مکان بنوانا نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ دوسرے شہروں کی نسبت قادیان کے مکانات کا کرایہ بہت ہی کم تھا۔ اس لئے کہتے کہ کرایہ کے مکان میں ہی گذارہ ہو جائے گا۔ لیکن قادیان کے دوستوں کی بار بار تحریک پر اور والدہ صاحبہ کے مجبور کرنے پر آپ مکان بنانے پر راضی ہو گئے۔ چنانچہ "فضل الرحمن منزل" دارالانوار اسی کا نتیجہ ہے۔

والد صاحب کو قرآن کریم سے سچا اور حقیقی عشق تھا۔ آپ نے بچپن ہی میں کسی سے قرآن کریم نہیں پڑھا تھا۔ بلکہ ایف۔ اے کی تعلیم کے زمانے میں آپ کو اس کا شوق ہوا۔ اور استاد رکھ کر اپنی کوشش سے قرآن کریم پڑھا۔ اکثر قرآن کریم پڑھتے رہنے سے آپ کو اس کا بہت سا حصہ حفظ ہو گیا تھا۔ اپنے دو بچوں کو حافظ قرآن بنانے کے لئے حفظ شروع کرایا۔ اور آخر تک نصیحت کرتے رہے۔ کہ اس کام کو پورا کیا جائے۔ ادھورا نہ رہے۔ حضور نے جب قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے لئے ایک کمیٹی بنائی۔ تو آپ کو بھی بطور ایک رکن اس میں شامل کیا۔ اور ایک عرصہ تک آپ نے یہ خدمت سرانجام دی۔

آپ بستر مرگ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار پڑھتے رہتے۔ آپ ہمیشہ اس بات کی نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم سب ابھی سے عہد کر لو۔ کہ تم قرآن مجید کی خدمت کرو گے۔ تو خدا تعالیٰ نے تمہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

دین کی راہ میں جہاد کا آپ کو اس قدر شوق تھا۔ کہ جب کبھی کسی احمدی مجاہد کی کارگذاری پڑھتے تو رونے لگتے۔ اور دعا کرتے کہ اے خدا! اگر تجھے میری زندگی منظور ہے۔ تو مجھے توفیق دے۔ کہ میں تندرست ہو کر دینی جہاد میں جس کا اعلان مصلح موعود کی طرف سے بار بار ہو رہا ہے۔ حصہ لوں۔ اور اسی راہ میں جان دیکر شہیدوں میں داخل ہو جاؤں۔ بسا اوقات روتے روتے کہتے کہ اے اللہ! میں تو پٹھان ہوں مجھے تو چاہیئے کہ دین کے لئے جہاد کرتا ہوا مارا جاؤں۔ نہ کہ اس طرح بستر پر پڑا پڑا مروں۔

آپ وقت کے بڑے پابند تھے۔ ہر کام مقررہ وقت پر کرتے۔ نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنے کے عادی تھے۔ نماز کے لئے جاتے ہوئے گھر کے بچوں اور نوکروں تک کو ساتھ لے جاتے۔ اگر کوئی اس بارے میں کوتاہی کرتا۔ تو اس پر بے حد ناراض ہوتے۔ بستر مرگ پر بھی اول وقت میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ آپ نماز تہجد کا باقاعدہ التزام رکھتے تھے۔ اور اپنی بیوی بچوں کو بھی اکثر نماز تہجد کے لئے بیدار کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ نہایت غور و تدبر سے کیا کرتے۔ جب موتیا بند اترنے کی وجہ سے آپ کو خود پڑھنے میں دقت محسوس ہوتی تو تنخواہ دار آدمی رکھ کر اس سے پڑھوا کر سنتے۔

آپ نے مختلف کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انگریزی اور بنگالی زبان میں ترجمہ کیا۔ چنانچہ نجم الہدیٰ کا ترجمہ The Lode star اور تحفۃ الملوک کا ترجمہ A Present to Kings

آپ نے کیا کشتی نوح کا ترجمہ ابھی شائع نہیں ہوا۔ آئینہ صداقت و نماز مترجم کا آپ نے ابتداء میں انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔

آہ! آج ہم اس شفیق و مہربان باپ کے سایہ سے محروم ہیں۔ جو ہمیشہ ہمارے دین و دنیا کی بہتری کے لئے دعائیں کیا کرتا تھا۔ لیکن ہم اس خالق حقیقی سے اس بات کی امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ اور ہمیشہ کے لئے ہمارا حافظ و ناصر ہوگا۔

آخری نصیحت جو والد صاحب نے ہمارے چھوٹے بھائی نورالدین امجد کو لکھ کر دی۔ وہ یہ ہے۔ یبنیّ ان اللّٰہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون۔

احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور صحابہ کرامؓ کی خدمت میں خصوصاً والد صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صلاح الدین ناصر

## سکندرآباد میں سیرت النبیؐ کا شاندار جلسہ

گذشتہ انیس سال سے متواتر جماعت احمدیہ ہندوستان بھر میں اور بیرون ہند "یوم سیرت النبیؐ" منا رہی ہے۔ اس کے مطابق جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سکندرآباد نے ۱۵ر جون ۱۹۴۶ء کو احمدیہ جوبلی ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ حیدرآباد دکن نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ہال مسلم اور غیر مسلم معززین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بہت سی دیگر تقادیر کے علاوہ ایک پارسی مقرر برزو جی صاحب تاراپور والا ریٹائرڈ کسٹم سپرنٹنڈنٹ حکومت نظام نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کے متعلق ایک نہایت عمدہ تقریر کی۔ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (عبد اللہ الہ دین سکندرآباد)

## چودھری غلام رسول صاحب سکنہ مانگا فوری توجہ کریں

چودھری غلام رسول صاحب واقف زندگی سکنہ مانگا ضلع سیالکوٹ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ وہ باقی رخصت قادیان میں آکر گذاریں گے۔ لیکن اب تک وہ نہیں آئے۔ لہٰذا جہاں بھی وہ ہوں۔ فوراً قادیان دفتر تحریک جدید میں تشریف لے آئیں ان کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ (انچارج تحریک جدید)

# جناب چودھری ابوالہاشم خانصاحب مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی

ہمارے اباجان خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ۱۷؍جون بروز دوشنبہ ہم کو روتا دھوتا چھوڑ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

راضی ہیں ہم اسی پر جس میں تیری رضا ہو

حضرت والد صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نیز اپنی خداداد قابلیت۔ تقویٰ پرہیزگاری اور خوش خلقی کے باعث ہردلعزیز تھے۔ انہی صفات کی وجہ سے اپنے آقا کے قرب میں خاص مقام پایا۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔

آپ ناٹور ضلع راجشاہی بنگال میں پیدا ہوئے۔ اور میٹرک تک تعلیم اپنے قصبہ میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۰۱ء میں ایم۔اے کی ڈگری کلکتہ کے پریذیڈنسی کالج سے حاصل کی۔ اور پھر بی۔ٹی کی ڈگری حاصل کی ۱۹۰۲ء میں آپ بحیثیت ایک ٹیچر گورنمنٹ سروس میں داخل ہوئے۔ اور ترقی کرتے کرتے ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز کے عہدے تک پہنچے۔ ایک عرصہ تک آپ نے ڈی۔پی۔آئی آف بنگال کی حیثیت سے بھی خدمات ادا کیں اور ۱۹۳۷ء میں اپنی سروس سے ریٹائر ہوئے۔ ڈھاکہ کے "ایجوکیشن ویک" کی بنیاد آپ کے ہاتھوں سے رکھی گئی۔ گورنمنٹ نے آپ کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے پہلے تو ۱۹۲۶ء میں "خان صاحب" کا خطاب دیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ء میں "خان بہادر" کا خطاب عطا کیا۔ آپ نے اپنی تمام سروس کا زمانہ نہایت دیانتداری سے گذارا۔

دسمبر ۱۹۱۴ء میں بذریعہ خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی سابق مبلغ جرمنی وحال امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال قادیان آکر احمدیت قبول کی۔ اس کے بعد آپ میں ایک تغیر ہوا۔ اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ خدمتِ دین میں صرف کیا۔ جب آپ قادیان سے باہر رہتے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی ہر تحریک خاندان کے تمام افراد حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی جمع کرکے مفصل طور پر سمجھاتے۔ نیز ہر خطبہ جمعہ پڑھ کر سناتے۔ اپنے گھر کے آفس روم میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے فوٹو رکھے ہوئے تھے۔ جو کہ تبلیغ کا ایک اچھا خاصہ ذریعہ بن جاتے۔ آپ اپنے زیر اثر لوگوں کو ہمیشہ احمدیت کی تبلیغ کرتے رہتے۔ گھر کا کوئی ایسا ملازم نہیں۔ جو غیر احمدی ہوتے ہوئے ملازم ہوا ہو۔ اور آخر میں احمدیت قبول نہ کر لی ہو۔

دسمبر ۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہونے سے ایک سال قبل آپ تمام خاندان کو لیکر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے دارالامان ہجرت کر آئے۔

پہلے پہل آپ اپنا مکان بنوانا نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ دوسرے شہروں کی نسبت قادیان کے مکانات کا کرایہ بہت ہی کم تھا۔ اس لئے کہتے کہ کرایہ کے مکان میں ہی گذارہ ہو جائے گا۔ لیکن قادیان کے دوستوں کی بار بار تحریک پر اور والدہ صاحبہ کے مجبور کرنے پر آپ مکان بنانے پر راضی ہو گئے۔ چنانچہ "فضل الرحمن منزل" دارالانوار اسی کا نتیجہ ہے۔

والد صاحب کو قرآن کریم سے سچا اور حقیقی عشق تھا۔ آپ نے بچپن میں کسی سے قرآن کریم نہیں پڑھا تھا۔ بلکہ ایف۔اے کی تعلیم کے زمانے میں آپ کو اس کا شوق ہوا۔ اور استاد رکھ کر اپنی کوشش سے قرآن کریم پڑھا۔ اکثر قرآن کریم پڑھتے رہنے سے آپ کو اس کا بہت سا حصہ حفظ ہو گیا تھا۔ اپنے دو بچوں کو حافظ قرآن بنانے کے لئے حفظ شروع کرایا۔ اور آخر تک نصیحت کرتے رہے۔ کہ اس کام کو پورا کیا جائے۔ ادھورا نہ رہے۔ حضور نے جب قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے لئے ایک کمیٹی بنائی۔ تو آپ کو بھی بطور ایک رکن اس میں شامل کیا۔ اور ایک عرصہ تک آپ نے یہ خدمت سرانجام دی۔

آپ بسترِ مرگ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار پڑھتے رہتے۔ آپ ہمیشہ اس بات کی نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم سب ابھی سے عہد کر لو۔ کہ تم قرآن مجید کی خدمت کروگے۔ تو خدا تعالےٰ تمہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

دین کی راہ میں جہاد کا آپ کو اس قدر شوق تھا۔ کہ جب کبھی کسی احمدی مجاہد کی کارگذاری پڑھتے تو رونے لگتے۔ اور دعا کرتے کہ اے خدا! اگر تجھے میری زندگی منظور ہے۔ تو مجھے توفیق دے۔ کہ میں تندرست ہو کر دینی جہاد میں جس کا اعلان مصلح موعود کی طرف سے بار بار ہو رہا ہے۔ حصہ لوں۔ اور اسی راہ میں جان دیکر شہیدوں میں داخل ہو جاؤں۔ بسا اوقات روتے روتے کہتے کہ اے اللہ! میں تو پٹھان ہوں مجھے تو چاہیئے کہ دین کے لئے جہاد کرتا ہوا مارا جاؤں۔ نہ کہ اس طرح بستر پر پڑا پڑا مروں۔

آپ وقت کے بڑے پابند تھے۔ ہر کام مقررہ وقت پر کرتے۔ نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنے کے عادی تھے۔ نماز کے لئے جاتے ہوئے گھر کے بچوں اور نوکروں تک کو ساتھ لے جاتے۔ اگر کوئی اس بارے میں کوتاہی کرتا۔ تو اس پر بے حد ناراض ہوتے۔ بسترِ مرگ پر بھی اول وقت میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ آپ نماز تہجد کا باقاعدہ التزام رکھتے تھے۔ اور اپنی بیوی بچوں کو بھی اکثر نماز تہجد کے لئے بیدار کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ نہایت غور و تدبر سے کیا کرتے۔ جب موتیابند اترنے کی وجہ سے آپ کو خود پڑھنے میں دقت محسوس ہوتی تو تنخواہ دار آدمی رکھ کر اس سے پڑھوا کر سنتے۔

آپ نے مختلف کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انگریزی اور بنگالی زبان میں ترجمہ کیا۔ چنانچہ نجم الہدےٰ کا ترجمہ The Lode star اور تحفۃ الملوک کا ترجمہ A Present To Kings آپ نے کیا۔ کشتی نوح کا ترجمہ ابھی شائع نہیں ہوا۔ آئینہ صداقت و نماز مترجم کا آپ نے ابتداء میں انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔

آہ! آج ہم اس شفیق و مہربان باپ کے سایہ سے محروم ہیں۔ جو ہمیشہ ہمارے دین و دنیا کی بہتری کے لئے دعائیں کیا کرتا تھا۔ لیکن ہم اس خالق حقیقی سے اس بات کی امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ اور ہمیشہ کے لئے ہمارا حافظ و ناصر ہوگا۔

آخری نصیحت جو والد صاحب نے ہمارے چھوٹے بھائی نورالدین امجد کو لکھ کر دی۔ وہ یہ ہے۔ یٰبنیَّ ان اللّٰہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون۔

احباب جماعت کی خدمت میں عموماً اور صحابہ کرامؓ کی خدمت میں خصوصاً والد صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صلاح الدین ناصر

---

## سکندرآباد میں سیرت النبیؐ کا شاندار جلسہ

گزشتہ انیس سال سے متواتر جماعت احمدیہ ہندوستان بھر میں اور بیرون ہند "یوم سیرت النبیؐ" منا رہی ہے۔ اس کے مطابق جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سکندرآباد نے ۱۵؍جون ۱۹۴۷ء کو احمدیہ جوبلی ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ حیدرآباد دکن نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ہال مسلم اور غیر مسلم معززین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بہت سی دیگر تقاریر کے علاوہ ایک پارسی مقرر برزوجی صاحب تاراپوروالا ریٹائرڈ کسٹم سپرنٹنڈنٹ حکومت نظام نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ کے متعلق ایک نہایت عمدہ تقریر کی۔ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (عبد اللہ الہ دین سکندرآباد)

---

## چودھری غلام رسول صاحب سکنہ مانگا فوری توجہ کریں

چودھری غلام رسول صاحب واقف زندگی سکنہ مانگا ضلع سیالکوٹ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ وہ باقی رخصت قادیان میں آکر گذاریں گے۔ لیکن اب تک وہ نہیں آئے۔ لہٰذا جہاں بھی وہ ہوں۔ فوراً قادیان دفتر تحریک جدید میں تشریف لے آئیں ان کی فوری طور پر ضرورت ہے۔

(انچارج تحریک جدید)

# امن عامہ اور کمیونزم

ہر متمدن ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے بعض قوانین وضع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے ذریعہ لوگوں کے شہریت کے حقوق محفوظ ہو جائیں۔ اور ہر فرد اپنے دائرہ میں اطمینان و سکون کے ساتھ مصروف عمل رہ سکے۔ ایسے ممالک میں کوئی شخص اس امر کا مجاز نہیں ہوتا کہ وہ اپنی خلاف قانون حرکات کی وجہ سے نقص امن کا باعث بنے۔ اور فتنہ و فساد پیدا کرے۔ ورنہ قانون شکنی کی پاداش میں قوم اسے اس قابل نہیں سمجھتی۔ کہ وہ اس کا ایک فرد بن کر اس میں رہے اس لئے یا تو اسے قید و بند کی سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ یا جلاوطن ہونا پڑتا ہے۔ اگر اس قسم کے قوانین وضع نہ کئے جائیں۔ تو کسی شہری کی عزت جان اور مال محفوظ نہ رہے۔ اور اپنے دائرہ کے اندر شخصی آزادی ناپید ہو جائے۔ اور ہر فتنہ پرداز عوام الناس کو مرعوب کر کے ان کے جائز حقوق سے انہیں محروم کر دے۔

بدامنی اور فساد کے دوران میں قومی اور فردی جدوجہد کا بیشتر حصہ تعمیری کاموں کی بجائے تخریبی کوششوں کے بد اثرات کو زائل کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ امن تعمیری کاموں کے لئے ممد اور فساد ان میں روک بنتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ لا تفسدو فی الارض بعد اصلاحھا مفسدین کی فتنہ پردازیوں کو دور کرنے میں ایک حد تک قومی جدوجہد صرف کرنے کے بعد جب کسی ملک میں امن قائم ہو جائے۔ تو پھر ساری توجہ تعمیری کاموں میں صرف ہونی چاہیئے۔ ایسے وقت میں امن عامہ کو برباد کرنیوالے فتنہ پرداز قوم کی توجہ کو مفید کاموں سے پھیرنے کے باعث ہوں گے اور اس طرح قومی و ملکی ترقی میں سد راہ اس لئے ہمیں امن قائم ہونے کے بعد کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے فساد بپا ہو اور امن عامہ خطرہ میں پڑ جائے۔ کیونکہ الفتنۃ اشد من القتل اس قسم کا فتنہ و فساد قوم کو ترقی کی طرف جانے سے روک کر تنزل اور تباہی کی طرف لے جاتا ہے جو قوم کی موت کے مترادف ہے شخصی قتل سے صرف ایک فرد کی زندگی کا نقصان ہوتا ہے۔ لیکن فتنہ و فساد میں قومی زندگی کی تباہی کے سامان پنہاں ہوتے ہیں۔ ہاں اسی حکمت کے پیش نظر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وادخلوا الباب سجدا (بقرہ رکوع ۶) تم کسی ملک میں داخل ہو تو وہاں کے مروجہ قوانین کی تعمیل کرتے ہوئے داخل ہو اس امر کا عہد کر کے جاؤ۔ کہ تم وہاں کے قوانین کی پوری طرح تعمیل کرو گے اور کسی ایسی خلاف قانون حرکات کے مرتکب نہ ہو گے۔ جس سے اس ملک کا امن خطرہ میں پڑ جائے۔ کسی ملک میں رہتے ہوئے سول نافرمانی اور خلاف قانون خیالات و تحریکات کی اشاعت اسلامی شریعت میں ممنوع ہیں۔

اگر اس زریں اصل کو ہر ملک اپنا لے تو دنیا سے آئے دن کے جھگڑے ناپید ہو جائیں۔ اور ہر ملک اپنے حالات کے مطابق قوانین کے ماتحت اپنی ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ اور اس طرح دیگر ممالک کی اخلاقی مدد کے ساتھ امن عالم پیدا کرنے کا باعث ہو۔

اسی اصل کے پیش نظر سوویٹ روس میں بھی ایسے قوانین وضع کئے گئے ہیں جن کی رو سے اندرون ملک کے نظم و نسق میں خلل اندازی جائز نہیں اور ملک کے مروجہ قانون کی خلاف ورزی اور ان کے خلاف خیالات کی نشر و اشاعت ممنوع ہے۔ چنانچہ سوویٹ روس کے دستور اساسی کی دفعہ ۱۳۰ مظہر ہے "سوویٹ روس کے ہر شہری کا فرض ہے کہ ملک کے دستور اساسی اور قوانین کا پابند رہے" کیونکہ ملکی دستور اساسی کے خلاف سرگرمیاں فتنہ و فساد پیدا کر کے ملک کے امن کو برباد کر دیتی ہیں۔ اور اس کی ترقی کے لئے سد راہ بنتی ہیں۔

اپنے ملک میں خلل اندازی کی اجازت نہ دینے والا روس دیگر ممالک میں اپنے جاسوس بھیجکر وہاں کے امن میں رخنہ اندازی ہر طرح مباح سمجھتا ہے۔ روسی عوام کو دیگر ممالک میں سیر و سیاحت کی آزادی حاصل نہیں۔ صرف وہی لوگ ملک سے باہر جاتے ہیں۔ جو حکومت کے جاسوس ہوں۔ اور دیگر ممالک میں پراپیگنڈا کر کے عوام الناس میں بےچینی پیدا کریں اور وہاں کے امن کو برباد کریں مگر اپنے ملک میں خلل اندازی کو ناپسند کرنے والے روس کے دستور اساسی میں ایسی دفعات بھی موجود ہیں جن سے دیگر ممالک کے لوگوں کو فتنہ پردازی کی جرأت دلانا اور ان کی پیٹھ ٹھونکنا مقصود ہے جہاں دیگر ممالک کے سیاحوں کو روس میں داخلہ کی اجازت نہیں۔ وہاں ان ممالک کے ان لوگوں کے لئے روس کے دروازے کھلے ہیں۔ جو روسی پراپیگنڈہ کے زیر اثر اپنے ملک میں بدامنی بےچینی اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کی پاداش میں اپنے ملک سے نکال دیئے جائیں۔ چنانچہ سوویٹ روس کے دستور اساسی کی دفعہ ۱۲۹ مظہر ہے۔ "سوویٹ روس ایسے تمام غیر ملکی شہریوں کو پناہ دیتا ہے جنہیں مزدوروں کے مفاد کی حفاظت کی کوشش یا قومی آزادی کی جدوجہد کیوجہ سے وہاں کی حکومت سزا دے"۔ اس دفعہ میں مزدوروں کے مفاد کی حفاظت اور "قومی آزادی کی جدوجہد" سے مراد ان اصول کی اشاعت ہے۔ جنکا روس دعویدار ہے اور جو روسی حکومت کی بنیادی اصول ہیں گویا روس کی حکومت اس امر کو تو برداشت نہیں کرتی کہ ان کے ملک کا کوئی شخص ان کے مقرر کردہ قوانین اور قانونا جائز خیالات و اصول کے خلاف پراپیگنڈا کرے لیکن دیگر ممالک کی حکومتوں کے مروجہ قوانین کے خلاف مصروف عمل رہنے والوں اور ملکی قوانین کا احترام کرنیوالوں کی پشت پناہ بننے کے لئے روس ہر وقت آمادہ ہے۔ خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے

# تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ ٹرپ

امسال تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ ٹرپ انشاءاللہ کشمیر یا پانگی کیطرف ہو رہا ہے قافلہ چھ جولائی کو انشاءاللہ دارالامان سے روانہ ہوگا۔ دوسرے فوائد کے علاوہ تبلیغی مواقع بھی میسر آئیں گے۔ پچھتر روپے خرچ کا اندازہ ہے فرسٹ ایئر اور سابق سیکنڈ ایئر کے طلباء جو یونیورسٹی کا امتحان دے چکے ہیں شامل ہو سکتے ہیں موجودہ سیکنڈ ایئر میں سے صرف وہ طلباء شامل ہو سکتے ہیں جو سالانہ امتحان میں غیر مشروط طور پر پاس ہوتے ہیں۔ البتہ پرنسپل صاحب کی خاص اجازت سے انہیں شمولیت کا حق ہوگا۔ شمولیت کے خواہشمند طلباء تین جولائی تک دارالامان پہنچ جائیں۔

اپنے شامل ہونے کی اطلاع معہ ۷۵/- روپے دفتر کالج میں ارسال کر دیں۔

مندرجہ ذیل سامان اپنے ساتھ لائیں۔

۱۔ ہلکا بستر یعنی کمبل اور ایک دری یا واٹر پروف کپڑا۔

۲۔ صرف دو قمیص۔ ایک نکر۔ گرم جرابیں۔ گرم پاجامہ۔ سویٹر۔ پٹھان چپل مفلر یا گرم ٹوپی۔ اور کوٹ یا برساتی

۳۔ ٹارچ۔ وسل۔ ڈوری۔ چاقو۔ یا تلوار۔ غلیل۔ بندوق اگر ممکن ہو سکے کیمرہ اگر ممکن ہو۔ گھڑی اگر ممکن ہو۔ دھوپ کے چشمے۔ کلڈسٹک۔ تھرموس بوتل۔ پرنسپل تعلیم الاسلام

# امن عامہ اور کمیونزم

ہر متمدن ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے بعض قوانین وضع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے ذریعہ لوگوں کے شہریت کے حقوق محفوظ ہو جائیں۔ اور ہر فرد اپنے دائرہ میں اطمینان و سکون کے ساتھ مصروف عمل رہ سکے۔ ایسے ممالک میں کوئی شخص اس امر کا مجاز نہیں ہوتا کہ وہ اپنی خلاف قانون حرکات کی وجہ سے نقص امن کا باعث بنے۔ اور فتنہ وفساد پیدا کرے۔ ورنہ قانون شکنی کی پاداش میں قوم اسے اس قابل نہیں سمجھتی۔ کہ وہ اس کا ایک فرد بن کر اس میں رہے اسے یا تو اسے قید و بند کی سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ یا جلاوطن ہونا پڑتا ہے۔ اگر اس قسم کے قوانین وضع نہ کئے جائیں۔ تو کسی شہری کی عزت جان اور مال محفوظ نہ رہے۔ اور اپنے دائرہ کے اندر شخصی آزادی ناپید ہو جائے۔ اور ہر فتنہ پرداز عوام الناس کو مرعوب کر کے ان کے جائز حقوق سے انہیں محروم کر دے۔ بدامنی اور فساد کے دوران میں قومی اور فرد جدوجہد کا بیشتر حصہ تعمیری کاموں کی بجائے تخریبی کوششوں کے بد اثرات کو زائل کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ امن تعمیری کاموں کے لئے ممد اور فساد ان میں روک بنتا ہے۔

اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها مفسدین کی فتنہ پردازیوں کو دور کرنے میں ایک حد تک قومی جدوجہد صرف کرنے کے بعد جب کسی ملک میں امن قائم ہو جائے۔ تو پھر ساری توجہ تعمیری کاموں میں صرف ہونی چاہیئے۔ ایسے وقت میں امن عامہ کو برباد کرنیوالے فتنہ پرداز قوم کی توجہ کو مفید کاموں سے پھیرنے کے باعث ہوں گے اس طرح قومی و ملکی ترقی میں سد راہ اس لئے ہمیں امن قائم ہونے کے بعد کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے فساد برپا ہو اور امن عامہ خطرہ میں پڑ جائے۔ کیونکہ الفتنۃ اشد من القتل اس قسم کا فتنہ و فساد قوم کو ترقی کی طرف جانے سے روک کر تنزل اور تباہی کی طرف لے جاتا ہے جو قوم کی موت کے مترادف ہے شخصی قتل سے صرف ایک فرد کی زندگی کا نقصان ہوتا ہے لیکن فتنہ و فساد میں قومی زندگی کی تباہی کے سامان پنہاں ہوتے ہیں۔ اسی حکمت کے پیش نظر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وادخلوا الباب سجدا (بقرہ رکوع ۶) تم کسی ملک میں داخل ہو تو وہاں کے مروجہ قوانین کی تعمیل کرتے ہوئے داخل ہو اس امر کا عہد کر کے جاؤ۔ کہ تم وہاں کے قوانین کی پوری طرح تعمیل کرو گے اور کسی ایسی خلاف قانون حرکات کے مرتکب نہ ہو گے۔ جس سے اس ملک کا امن خطرہ میں پڑ جائے۔ کسی ملک میں رہتے ہوئے سول نافرمانی اور خلاف قانون خیالات و تحریکات کی اشاعت اسلامی شریعت میں ممنوع ہیں۔

اگر اس زریں اصل کو ہر ملک اپنا لے تو دنیا سے آئے دن کے جھگڑے ناپید ہو جائیں۔ اور ہر ملک اپنے حالات کے مطابق قوانین کے ماتحت اپنی ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔ اور اس طرح دیگر ممالک کی اخلاقی مدد کے ساتھ امن عالم پیدا کرنے کا باعث ہو۔

اسی اصل کے پیش نظر سوویٹ روس میں بھی ایسے قوانین وضع کئے گئے ہیں جن کی رو سے اندرون ملک کے نظم و نسق میں خلل اندازی جائز نہیں اور ملک کے مروجہ قانون کی خلاف ورزی اور اور ان کے خلاف خیالات کی نشر و اشاعت ممنوع ہے۔ چنانچہ سوویٹ روس کے دستور اساسی کی دفعہ ۱۳۰ مظہر ہے ”سوویٹ روس کے ہر شہری کا فرض ہے کہ ملک کے دستور اساسی اور قوانین کا پابند رہے“ کیونکہ ملکی دستور اساسی کے خلاف سرگرمیاں فتنہ و فساد پیدا کر کے ملک کے امن کو برباد کر دیتی ہیں۔ اور اس کی ترقی کے لئے سد راہ بنتی ہیں۔

اپنے ملک میں خلل اندازی کی اجازت نہ دینے والا روس دیگر ممالک میں اپنے جاسوس بھیجکر وہاں کے امن میں رخنہ اندازی ہر طرح مباح سمجھتا ہے۔ روسی عوام کو دیگر ممالک میں سیر و سیاحت کی آزادی حاصل نہیں۔ صرف وہی لوگ ملک سے باہر جاتے ہیں۔ جو حکومت کے جاسوس ہوں۔ اور دیگر ممالک میں پراپیگنڈا کر کے عوام الناس میں بےچینی پیدا کریں اور وہاں کے امن کو برباد کریں مگر اپنے ملک میں خلل اندازی کو ناپسند کرنے والے روس کے دستور اساسی میں ایسی دفعات بھی موجود ہیں جن سے دیگر ممالک کے لوگوں کو فتنہ پردازی کی جرأت دلانا اور ان کی پیٹھ ٹھونکنا مقصود ہے جہاں دیگر ممالک کے سیاحوں کو روس میں داخلہ کی اجازت نہیں۔ وہاں ان ممالک کے ان لوگوں کے لئے روس کے دروازے کھلے ہیں۔ جو روسی پراپیگنڈہ کے زیر اثر اپنے ملک میں بدامنی بےچینی اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کی پاداش میں اپنے ملک سے نکال دیئے جائیں۔ چنانچہ سوویٹ روس کے دستور اساسی کی دفعہ ۱۲۹ مظہر ہے ”سوویٹ روس ایسے تمام غیر ملکی شہریوں کو پناہ دیتا ہے جنہیں مزدوروں کے مفاد کی حفاظت کی کوشش یا قومی آزادی کی جدوجہد کیوجہ سے وہاں کی حکومت سزا دے“ اس دفعہ میں ”مزدوروں کے مفاد کی حفاظت“ اور ”قومی آزادی کی جدوجہد“ سے مراد ان اصول کی اشاعت ہے۔ جنکا روس دعویدار ہے اور جو روسی حکومت کے بنیادی اصول ہیں گویا روس کی حکومت اس امر کو تو برداشت نہیں کرتی کہ ان کے ملک کا کوئی شخص ان کے مقرر کردہ قوانین اور قانوناً جائز خیالات و اصول کے خلاف پراپیگنڈا کرے لیکن دیگر ممالک کی حکومتوں کے مروجہ قوانین کے خلاف مصروف عمل رہنے والوں اور ملکی قوانین کا احترام نہ کرنیوالوں کی پشت پناہ بننے کے لئے روس ہر وقت آمادہ ہے۔ خاکسار محبوب عالم خالد ایم اے

# تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ ٹرپ

امسال تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ ٹرپ انشاءاللہ کشمیر یا پانگی کیطرف ہو رہا ہے قافلہ چھ جولائی کو انشاءاللہ دارالامان سے روانہ ہو گا۔ دوسرے فوائد کے علاوہ تبلیغی مواقع بھی میسر آئیں گے۔ پچھتر روپے خرچ کا اندازہ ہے فرسٹ ایئر اور سابق سیکنڈ ایئر کے طلباء جو یونیورسٹی کا امتحان دے چکے ہیں شامل ہو سکتے ہیں موجودہ سیکنڈ ایئر میں سے صرف وہ طلباء شامل ہو سکتے ہیں جو سالانہ امتحان میں غیر مشروط طور پر پاس ہوئے ہوں۔ البتہ پرنسپل صاحب کی خاص اجازت سے انہیں شمولیت کا حق ہو گا۔ شمولیت کے خواہشمند طلباء تین جولائی تک دارالامان پہنچ جائیں۔

اپنے شامل ہونے کی اطلاع معہ -/۷۵ روپے دفتر کالج میں ارسال کر دیں۔

مندرجہ ذیل سامان اپنے ساتھ لائیں۔

۱۔ ہلکا بستر تین کمبل اور ایک دری یا واٹر پروف کپڑا۔

۲۔ صرف دو قمیص۔ ایک نکر۔ گرم جرابیں۔ گرم پاجامہ۔ سویٹر۔ پٹھان چپل مفلر یا گرم ٹوپی۔ اور کوٹ یا برساتی

۳۔ ٹارچ۔ وسل۔ ڈوری۔ چاقو۔ یا تلوار۔ غلیل۔ بندوق اگر ممکن ہو سکے۔ کیمرہ اگر ممکن ہو۔ گھڑی اگر ممکن ہو۔ دھوپ کے چشمے۔ کولڈ سٹک۔ تھرموس بوتل۔ پرنسپل تعلیم الاسلام

## دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

کے حصہ داروں کا غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۲۱ جولائی بوقت آٹھ بجے صبح و تیرھواں جنرل اجلاس اسی دن ۹ بجے صبح کمیٹی کے صدر دفتر واقع قادیان میں منعقد ہوگا۔ سب حصہ داران وقت مقررہ پر تشریف لا کر شرکت فرمائیں۔

### ایجنڈا غیر معمولی اجلاس

ترمیمات آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن مطابق فیصلہ جنرل اجلاس منعقدہ ۲۶ اگست ۱۹۴۵ء

### ایجنڈا اجلاس عامہ

۱۔ روئداد اجلاس گذشتہ منعقدہ ۲۶ اگست ۱۹۴۵ء
۲۔ رپورٹ ڈائرکٹران معہ پڑتال شدہ فرد حسابات برائے سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء
۳۔ ماسٹر محمد نذیر خان صاحب منشی عبداللہ صاحب سیالکوٹی مولوی عبدالمغنی خانصاحب اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب بروئے قواعد ڈائرکٹر شپ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ نئے ڈائرکٹران کا انتخاب
۴۔ کمپنی آڈیٹرز میسرز ایس۔ سول اینڈ کمپنی بروئے انڈین کمپنیز ایکٹ مجریہ ۱۹۱۳ء ریٹائر ہوتے ہیں۔ آئندہ سال کے لئے دوبارہ اپنے آپ کو پیش کرتے
۵۔ آئندہ سال کے آڈیٹرز کا انتخاب اور اُن کی فیس کا تعین





## اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم عبدالحق کا نکاح عزیزی امۃ العزیز بیگم بنت محمد عبداللہ صاحب ماسٹر ٹیلر کے ساتھ بالعوض مہر /۷۰۰ روپیہ مورخہ ۶ اپریل ۱۹۴۶ء کو جناب میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے پڑھا۔ دعا فرمادیں۔ کہ یہ تعلق جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔
خاکسار عبدالمجید ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ اڈہ قلعہ میہاں سنگھ

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

## سامان بذریعہ ریل

خراب پیکنگ اور ایڈریس کے ناقص، مارکنگ گمشدگی اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ مہربانی کر کے ایسی بوریاں یا کیس یا دوسرے کینسٹر استعمال کریں۔ جو آمد و رفت کے دوران میں اتارنے یا چڑھانے ہوئے ٹوٹ پھوٹ نہ جائیں۔

پتہ پورا اور صاف لکھیں مکتوب الیہ کا نام پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن بلاک حروف میں لکھیں انگریزی میں لکھیں تو بہت ہی بہتر ہے۔

ایسے لیبل لگائیں جن پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور پہنچنے کا سٹیشن درج ہو۔ یہ لیبل ایسے پارسلوں پر مضبوط رسی سے یا ٹیپ سے باندھیں۔ جن پر پائیدار نشانات لگائے جا سکتے ہوں۔

جہاں تک ممکن ہو ایک لیبل جس پر مکتوب الیہ کا نام پتہ اور سٹیشن درج ہو ہر پارسل کے اندر بھی رکھدیں۔

تمام پرانے نشانات لیبل اور شبہ میں ڈالنے والے ایڈریس پوری طرح مٹا دیں۔ پرانے لیبل اور نشانات ہی اسباب کے غلط جگہ پہنچ جانے کا باعث ہوتے ہیں۔ اور اس طرح صحیح مقام پر پہنچنے میں تاخیر کا موجب بنتے ہیں۔

**این ڈبلیو آر کی مدد کریں۔ تا آپ کی مدد ہو سکے**

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو آپ کے کلیمز کا جلد تصفیہ کرنے میں آپ اسکی مدد کریں۔

یہ آپ اسی صورت میں کر سکتے ہیں جبکہ

۱۔ آپ اپنی درخواست میں سب سے اوپر موٹی سرخی دیں۔ کہ آیا کلیم واپسی کرایہ کا ہے۔ یا تلافی نقصان کا یا مال کو نقصان پہنچنے کا اور ہمیشہ مختصر کیفیت متعلقہ نام سٹیشن روانگی و رسید گی نمبر بلٹی یا رسید پارسل نمبر ٹکٹ جبکہ ٹکٹ کے ساتھ مال بک کرایا گیا ہو۔ اور بکنگ کی تاریخ لکھدیں۔

۲۔ اپنے کلیم کی اصل ماہیت اور کلیم کی رقم لکھدیں۔

۳۔ اگر آپ کے پاس کوئی کاغذات اپنے کلیم کو تقویت دینے کے لئے موجود ہوں۔ تو وہ بھی بھیجدیں۔

۴۔ اس کے متعلق تمام خط و کتابت جنرل منیجر کمرشل سے کریں۔

**اپنی امداد کے لئے ہماری مدد کیجئے**

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

کیا آپ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اپنے پارسلوں اور مال و اسباب کے غلط جگہ پر بھیجے جانے یا ان کے نقصان ہو جانے میں اسکی امداد نہیں کرینگے آپ مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق اپنی تسلی کر کے اسکی امداد کر سکتے ہیں۔

۱۔ ہر ایک پارسل جو بک کرانے کیلئے بھیجا جائے اس پر باقاعدہ طور پر خوشخط اور پکی سیاہی سے پانیوالے کا نام اور پتہ لکھا گیا ہو اور جس اسٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو۔ اس کا نام بڑے حروف میں خصوصاً انگریزی میں لکھا ہوا ہونا چاہیئے۔

۲۔ وہ پارسل جن پر پختہ مارکے نہ ہوں۔ مثلاً کھالوں اور چمڑے کے بنڈل تیل اور گھی وغیرہ کے ٹینوں پر چمڑے دھات یا گتے کے لیبل لگے ہوئے ہوں۔ جن پر پانیوالے کا نام اور پتہ جس سٹیشن پر بھیجنا مطلوب ہو۔ اس کا نام درج ہو۔

۳۔ تمام پرانے مارکے اور لیبل کاٹ یا اتار دیئے جانے چاہئیں۔

**اپنی امداد کرنے کے لئے آپ ہماری مدد کریں۔**

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**بٹاویہ** ۲۹ جون۔ جمہوریت انڈونیشیا کے وزیر اعظم ڈاکٹر شہریار اور تین دیگر وزراء کو آج ایک ہوٹل سے ہالینڈ کے مسلح سپاہیوں نے زبردستی اغوا کر لیا۔ جس کی وجہ سے ملک میں سخت سنسنی پھیل گئی ہے۔ وزیر اعظم کے اختیارات ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو صدر جمہوریہ کو سونپ دیئے گئے ہیں۔

**ڈربن** ۲۹ جون آج ۴۶ ہندوستانیوں کو سول نافرمانی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں تیرہ عورتیں بھی تھیں۔ گرفتاریوں کے معاً بعد ۹ مزید ہندوستانیوں نے سول نافرمانی کی۔ پولیس نے انہیں بھی گرفتار کر لیا ہے۔

**بٹیویا** ۳۰ جون۔ انڈونیشین گورنمنٹ نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ ڈاکٹر سلطان شہریار وزیر اعظم اور تین دیگر وزراء کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ کن لوگوں کی حرکت ہے۔ ڈاکٹر سکارنو انڈونیشین پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس سلسلے میں سرگرمی کے ساتھ تحقیقات کی جا رہی ہے۔

**نئی دہلی** ۳۰ جون۔ یکم جولائی کو آل انڈیا مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں نمائندہ اسمبلی کے لئے نمائندے منتخب کئے جائیں گے۔ صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو اس سلسلے میں خاص طور پر دہلی بلایا گیا ہے۔ چنانچہ آج مسٹر جناح اور نواب زادہ لیاقت علی خان سے ملاقات کی۔

**نئی دہلی** ۳۰ جون یکم جولائی سے آل انڈیا ریڈیو کی اردو خبریں رات کو نو بجے کی بجائے سوا نو بجے سنائی جایا کریں گی اسی طرح دوپہر کی اردو خبریں ایک بجکر ۲۵ منٹ پر نشر ہوا کریں گی۔ صبح اور شام کے اوقات تبدیل نہیں کئے گئے۔

**شملہ** ۲۹ جون۔ سردار بلدیو سنگھ وزیر ترقیات پنجاب کانگرسی لیڈروں اور وائسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد واپس آگئے ہیں۔ آپ کانگرسی لیڈروں سے بات چیت کی رپورٹ پنتھک بورڈ میں پیش کریں گے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اب جب کہ عارضی گورنمنٹ کی سکیم ملتوی کر دی گئی ہے سکھوں کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنی چاہیئے

**بغداد** ۲۹ جون۔ تین ہزار مزدوروں اور کالج کے طلباء نے شہر کے بازاروں میں مظاہرہ کیا۔ اور اس امر کا مطالبہ کیا۔ کہ برطانوی فوجوں کو فوراً عراق کی حدود میں سے نکال دیا جائے۔ اور فلسطین کا مسئلہ سکیورٹی کونسل میں پیش کیا جائے۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو بالآخر گولی چلانی پڑی جس کی وجہ سے متعدد اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔

**لاہور** ۲۹ جون۔ ضمنی انتخاب کے متعلق پنجاب اسمبلی لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے ملک برکت علی صاحب کی خالی شدہ مشرقی قصباتی مسلم حلقہ کی سیٹ کے لئے ڈاکٹر حمید اللہ صدر جالندھر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا ہے۔

**نئی دہلی** ۲۹ جون۔ آج وائسرائے کی طرف سے مرکز میں عارضی نگران حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ حکومت اس وقت تک قائم رہے گی۔ جب تک مزید گفت و شنید کا سلسلہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو جاتا۔ ملک معظم نے اس نگران حکومت کے لئے مندرجہ ذیل نام منظور کئے ہیں (۱) سر جارج سپنسن (۲) سر ایرک کوٹس (۳) سر ہربرٹ ہچنگس (۴) سر گوردنا تھ بوردد ان چار ناموں کے علاوہ آنریبل سر اکبر حیدری اور کمانڈر انچیف سر آکنلک اپنے عہدوں پر بدستور فائز رہینگے

**نئی دہلی** ۲۹ جون مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے آج ایک اور بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آپ نے وائسرائے کے ساتھ اپنی بات چیت اور خط و کتابت پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ وائسرائے نے ان سے بعض پختہ وعدے کئے تھے مگر ان سے اب انحراف کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ لیگ ورکنگ کمیٹی اور کونسل نے انہیں وعدوں کی بناء پر برطانوی سفارشات کو منظور کیا تھا۔ ان وعدوں میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ مجوزہ عارضی حکومت میں مسلم لیگ اور کانگرس کو مساوی نشستیں دی جائیں گی اپنے بیان کے آخر میں آپ لکھتے ہیں مجھے ان کو اپنے وعدوں کا پاس ہونا چاہیئے تھا۔

**نئی دہلی** ۲۹ جون آج صبح وزارتی مشن کے ارکان کراچی روانہ ہو گئے۔ جہاں سے وہ بذریعہ ہوائی جہاز عازم لندن ہو جائینگے

**کراچی** ۲۹ جون۔ سندھ اسمبلی کی اپوزیشن پارٹی کے سیکرٹری نے درخواست دی تھی۔ کہ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔ لیکن گورنر سندھ نے یہ درخواست نامنظور کر دی ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس گیارہ جولائی سے ۲۰ جولائی تک جاری رہے گا۔

**روم** ۲۹ جون۔ نیپلز کے ۶۹ سالہ سائینز اینریکو ڈی نکولا اٹلی کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

**الٰہ آباد** ۲۹ جون۔ عارضی حکومت اور دستور ساز اسمبلی کے متعلق وائسرائے اور صدر کانگرس مولانا آزاد کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی۔ آج اسے شائع کر دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانگرس کی طرف سے عارضی حکومت میں نیشنلسٹ مسلمان شامل کرنے پر اصرار کیا گیا تھا۔ لیکن مشن اور وائسرائے نے یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ وائسرائے نے اپنے خط میں صدر کانگرس کو یہ یقین دلایا ہے۔ کہ صوبائی گروپنگ لازمی نہیں ہے۔ یہ فیصلہ صوبوں کے منتخب نمائندے اپنے صوبائی سیکشنوں میں کریں گے۔ اور مختلف صوبے اپنے فیصلہ سے اپنے صوبائی گروپ سے علیحدہ ہونے کے مجاز ہیں۔

**نئی دہلی** ۲۹ جون۔ برطانوی وزارتی مشن اور وائسرائے نے کل مسٹر جناح کے نام دو خطوط میں اس الزام کی تردید کی ہے۔ کہ وہ عارضی حکومت کے قیام کے سلسلے میں اپنے وعدے سے پھر گئے ہیں۔ ان خطوط میں کہا گیا ہے۔ کہ ہم اب بھی اپنے اس وعدے پر بدستور قائم ہیں۔ کہ اگر دونوں بڑی پارٹیوں میں سے کوئی ایک پارٹی مشترک حکومت کے بنانے میں اشتراک کرنے سے انکار کر دے۔ تو وائسرائے پھر بھی ایک عارضی حکومت قائم کر لیں گے۔ جو ان لوگوں کی زیادہ سے زیادہ نمائندہ ہوگی جنہوں نے ۱۶ مئی والے بیان کو منظور کر لیا ہے وعدے کے مطابق اب بھی ان دونوں پارٹیوں پر مشتمل حکومت بنانے کی کوشش کرینگے عارضی نگران گورنمنٹ تو صرف اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ ہماری کوشش کامیاب نہیں ہوتی۔

**لاہور** ۲۹ جون۔ پولیس نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ۵ خاکساروں کو اس جرم میں گرفتار کر لیا ہے۔ کہ انہوں نے معراج شریف کے جلوس میں شامل ہو کر فوجی طریقہ سے پریڈ کی۔ حالانکہ گورنمنٹ پنجاب نے اس پریڈ کی ممانعت کر رکھی ہے۔

**لاہور** ۲۰ جون۔ سونا -/-/۱۰۴ چاندی -/-/۷۳ پونڈ -/-/۶۱
امرتسر سونا -/-/۱۰۸ چاندی -/۳/۱۷۳ پونڈ -/-/۶۱

**پیرس** ۲۹ جون امریکہ کے وزیر خارجہ نے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اجلاس میں ۲۱ اقوام کی آئینی کانفرنس قائم کرنے کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔

**ہیمبرگ** ۲۹ جون۔ برطانوی حکام کے خلاف چار ہزار جرمن شہریوں نے شدید مظاہرہ کیا معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی حکام نے یہ حکم صادر کیا تھا۔ کہ ہیمبرگ میں تیس ہزار جرمن فوراً اپنے مکانات خالی کر دیں۔ تاکہ ان میں برطانوی سپاہیوں کو ٹھہرایا جا سکے اس حکم کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ دوسری دفعہ جرمنی کا قومی گیت بھی گایا گیا۔

**ڈبلن** ۲۹ جون۔ آئرلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ڈی ویلرا نے آئرش پارلیمنٹ میں بتایا کہ آئرلینڈ اس وقت تک اتحادی اقوام کی تنظیم میں شامل ہونے کے متعلق قطعی فیصلہ نہیں کریگا جب تک کہ معاہدات صلح پر دستخط نہیں ہو جاتے۔

**لنڈن** ۲۹ جون کل دارالامراء میں لیبر حکومت کو تیسری دفعہ شکست کا سامنا کرنا پڑا جب کہ رجعت پسندوں نے اپنی ایک تحریک منظور کرائی۔ جس کا مقصد حکومت کی زراعتی پالیسی پر نکتہ چینی کرنا تھا۔ اس شکست کو کوئی آئینی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

**لائلپور** ۲۹ جون۔ گندم درڑہ -/-/۲۰ ۹ گندم عـ۹۱ -/۱۴/۹ گڑ -/-/۲۰ تا -/-/۲۲ شکر -/-/۲۲ تا -/-/۲۴
**لاہور** ۲۹ جون گڑ -/-/۲۲ تا -/-/۲۴ شکر -/۳/۲۳ تا -/-/۲۵